چوتھا پارلیمانی سال: خیبرپختونخوا اسمبلی کے اوقاتِ کار میں اضافہ،اراکین کی کارروائی میں شرکت بہتر ہوئی

منظور شدہ قوانین کی تعداد اور اراکین کے سوالات کی تعداد میں اضافہ جبکہ اوسط حاضری کی شرح 58 فیصد رہی۔

اسلام آباد، 9 جون، 2017: صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے چوتھے پارلیمانی سال کے دوران اسمبلی کے اوقاتِ کار اور ایوان کی کارروائی میں اراکین کی شرکت میں بہتری دیکھنے میں آئی جبکہ منظور شدہ قوانین اور حکومت سے پوچھے گئے سوالات کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ تاہم اراکین کی حاضری اور نظم و ضبط کی پابندی کے اشاریے گراوٹ کا شکار رہے۔

چوتھے پارلیمانی سال کے دوران اسمبلی کی 56 نشستیں منعقد کی گئیں جن کا مجموعی دورانیہ 95 گھنٹے اور اٹھارہ منٹ رہا جو کہ تیسرے پارلیمانی سال کے دورانیے سے 69 فیصد زیادہ ہے۔ ان نشستوں کے دوران کارروائی کی معطّلی کے دورانیے میں بھی 13 فیصد کمی آئی۔ اسی طرح تیسرے سال کی نسبت کارروائی میں شرکت نہ کرنے والے اراکین کی تعداد بھی 32 سے کم ہو کر 19 ہوگئی۔ اسمبلی کے منظور کردہ قوانین اور قراردادوں کی تعداد میں بھی بالترتیب 78 فیصد اور 29 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اراکین نے حکومت سے 347 سوالات پوچھے، یہ تعداد گذشتہ برس 187 تھی۔

اس برس اراکین کی اوسط حاضری میں کوئی اضافہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ اسمبلی کی ہر نشست میں اوسطاً 71 (58 فیصد) اراکین حاضر ہوئے جبکہ گذشتہ برس بھی یہ تعداد اتنی ہی تھی۔ قائدِ ایوان یعنی وزیرِاعلٰی نے بھی تیسرے برس کی طرح 29 فیصد نشستوں میں ہی حاضری دی۔ ان کی حاضری کی شرح پہلے پارلیمانی سال میں سب سے زیادہ (51 فیصد) تھی۔ مزید برآں، اس برس کی ہر نشست میں کارروائی کا آغاز دیے گئے نظام الاوقات کی بجائے اوسطاً 35 منٹ دیر سے شروع ہوا۔ گذشتہ برس کارروائی اوسطاً 29 منٹ کی تعطیل کا شکار رہی تھی۔ اراکین نے اس برس 21 مرتبہ ایوان میں احتجاج کیا اور 31 مرتبہ کورم کی کمی کی نشاندہی کی۔ ان دونوں اشاریوں میں گذشتہ سال کی نسبت تین گنا اضافہ دیکھنے میں آیا۔

اسمبلی نے اس برس 48 قانونی مسوّدات منظور کیے جن میں نجی اراکین کی جانب سے پیش کردہ آٹھ قانونی مسوّدات بھی شامل ہیں۔ اس برس قانون سازی کا محور سرکاری اداروں میں انتظامی تبدیلیاں کرنے اور نئے اداروں کے قیام کے ساتھ ساتھ صحت، تعلیم، شفافیت اور عدلیہ سے متعلقہ موضوعات بھی رہے۔ اسمبلی نے صحت، ٹرانسپورٹ، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور آبپاشی کے محکموں کے عارضی ملازمین کو مستقل کرنے کے لیے بھی قوانین منظور کیے جبکہ مقامی حکومتوں کے قانون میں پانچ ترامیم کی گئیں۔ اس کے علاوہ عوامی عہدہ رکھنے والے افراد کے مفادات کے ٹکراؤ کا انسداد کرنے اور حکومتی اداروں میں بدعنوانی کی نشاندہی کرنے والے افراد کو تحفظ دینے کے لیے بھی قانون سازی گئی۔ دریں اثنا اراکین اسمبلی، سپیکر، ڈپٹی سپیکر، وزیرِ اعلٰی اور کابینہ کے ارکان کی تنخواہوں میں اضافہ بھی کیا گیا۔

چوتھے پارلیمانی سال میں 49 قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ ان قراردادوں کے ذریعے ایوان نے صوبائی اور وفاقی حکومتوں کو پاک چین اقتصادی راہداری، انتظامی معاملات، ہوابازی، انتخابی اصلاحات، فاٹا اصلاحات، تعلیم اور پارلیمانی امور جیسے شعبوں میں اپنی سفارشات پیش کیں۔ ایوان نے دہشت گردی سے لڑنے کے عزم کا بھی اعادہ کیا اور کوئٹہ اور مدینہ میں ہوئے دہشت گردی کے واقعات کی مذمّت بھی کی۔ اس کے علاوہ ایوان نے خواتین کی جانب سے پیش کردہ ایک قرارداد کے ذریعے خواتین کے خلاف تشدد کے بڑھتے ہوئے رجحان کی بھی مذمّت کی۔

صوبائی اسمبلی کے اراکین نے حکومت کو جوابدہ بنانے اور عوامی نمائندگی کے فرائض نبھاتے ہوئے 347 سوالات، 71 توجہ دلاؤ نوٹس اور چھ تحاریک التوا بھی ایوان میں پیش کیں جن میں سے 151 سوالات، 37 توجہ دلاؤ نوٹس اور سبھی تحاریک التوا زیرِ بحث بھی آئیں۔